قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 22/ نومبر 2022ء | 26/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 22/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 255

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخشش دوں۔

(بخاری کتاب التہجد باب الدعاء فی الصلوٰۃ من آخر اللیل)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

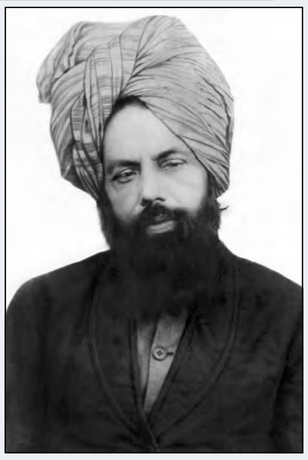

• جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہو گا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 239-240 ایڈیشن 1988ء)

• اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ(الرعد:29) ... اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اِس سے اُس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اُس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 355 ایڈیشن 1988ء)

• ایک انسان جو دعا نہیں کرتا اس میں اور چار پائے میں کچھ فرق نہیں، ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَاۡكُلُوۡنَ كَمَا تَاۡكُلُ الۡاَنۡعَامُ وَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ (سورۃ محمد:13) یعنی چار پایوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ مَیں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ ...راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھری کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾

(آل عمران: 192)

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے۔ دنیا میں بہت ساری چیزیں بیچنے والے، مارکیٹ کرنے والے، دنیاوی چیزیں بنانے والے بڑے بڑے اشتہار دیتے ہیں کہ ہماری فلاں چیز خریدو تو 100فیصدی سکون یا Satisfactionمل جائے گی، تسلی ہو گی، لیکن کبھی ہوتی نہیں۔ جتنا بڑا چاہے کوئی دعویٰ کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والوں کو، حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو، ان حکموں پر عمل کرنے والوں کو مَیں اطمینان قلب دوں گا۔ دل کو چین اور سکون ملے گا۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ(الرعد:29) یعنی سمجھ لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں اور یہ ذکر نمازوں کے علاوہ بھی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہر وقت اللہ کی یاد یہ ذکر ہی ہے۔ اگر اللہ کا خوف دل میں رہے تو آدمی مختلف دعائیں مختلف وقتوں میں پڑھتا رہتا ہے۔ کئی کام اس لئے نہیں کرتا کہ اللہ کا خوف آ جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 5/ مئی 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- کس حال میں ہیں یارانِ وطن (منظوم)
- سب گناہ شرک کی شاخیں ہیں
- This Week with Huzoor
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کا عبرتناک انجام اور ’’فتح عظیم‘‘ تک کا سفر
- Mala Sriena

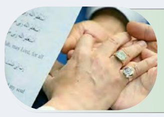

دربارِ خلافت

آئندہ عملی اصلاح کا معیار بلند ہو تو ماں باپ کو اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھنی ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہو گا تو پھر تربیت شروع ہو گی۔ دو سال، تین سال کی عمر بھی بچے کی تربیت کی عمر ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، بچہ گھر میں ماں باپ سے اور بڑوں سے سیکھتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے اور اُن کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کو کبھی یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے، اُسے کیا پتہ؟ اُسے ہر بات پتہ ہوتی ہے اور بچہ ماں باپ کی ہر حرکت دیکھ رہا ہوتا ہے اور لاشعوری طور پر وہ اُس کے ذہن میں بیٹھ رہی ہوتی ہے اور ایک وقت میں آ کے پھر وہ اُن کی نقل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بچیاں ماؤں کی نقل میں اپنی کھیلوں میں اپنی ماؤں جیسے لباس پہننے کی کوشش کرتی ہیں، اُن کی نقالی کرتی ہیں۔ لڑکے باپوں کی نقل کرتے ہیں۔ جو برائیاں یا اچھائیاں ماں باپ میں ہیں، اُن کی نقل کریں گے۔ مثلاً جب یہ بڑے ہوں گے اور ان کو پڑھایا جائے گا کہ یہ برائیاں ہیں اور یہ اچھائیاں ہیں، جیسے مثلاً جھوٹ ہے، یہ بولنا برائی ہے، وعدہ پورا کرنا اچھائی ہے۔ لیکن ایک بچہ جس نے اپنے ماں باپ کی سچائی کے اعلیٰ معیار نہیں دیکھے، جس نے ماں باپ اور گھر کے بڑوں سے کبھی وعدے پورے ہوتے نہیں دیکھے، وہ تعلیم کے لحاظ سے تو بیشک سمجھیں گے کہ یہ جھوٹ بولنا برائی ہے اور وعدے پورے کرنا نیکی ہے اور اچھائی ہے لیکن عملاً وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اپنے گھر میں اس کے خلاف عمل دیکھتے رہے ہیں۔ بچوں کی عادتیں بچپن سے ہی پختہ ہو جاتی ہیں، اس لئے وہ بڑے ہو کر اس کو نہیں تسلیم کریں گے۔ اگر ماں کو بچہ دیکھتا ہے کہ نماز میں سست ہے اور باپ گھر آ کر پوچھے اگر کہ نماز پڑھ لی تو کہہ دے کہ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گی تو بچہ کہتا ہے کہ یہ تو بڑا اچھا جواب ہے۔ مجھ سے بھی اگر کسی نے پوچھا کہ نماز پڑھ لی تو میں بھی یہی جواب دے دیا کروں گا۔ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گا۔ یا یہ جواب سنتا ہے کہ بھول گئی، یا یہ جواب سنتا ہے کہ پڑھ لی، حالانکہ بچہ سارا دن ماں کے ساتھ رہا اور اُسے پتہ ہے کہ ماں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو بچہ یہ جواب ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح باپ کی غلط باتیں جو ہیں وہ بچے کے ذہن میں آ جاتی ہیں اور اُن کے جو بھی جواب غلط رنگ میں باپ دیتا ہے، وہ پھر بچہ ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ تو ماں باپ دونوں بچے کی تربیت کے لحاظ سے اگر غلط تربیت کر رہے ہیں یا غلط عمل کر رہے ہیں تو اُس کو غلط رنگ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اپنے عمل سے غلط تعلیم اُس کو دے رہے ہیں اور بچہ پھر بڑے ہو کے یہی کچھ کرتا ہے، عملاً یہی جواب دیتا ہے۔

اسی طرح ہمسایوں، ماں باپ کی سہیلیوں اور دوستوں کے غلط عمل کا بھی بچے پر اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس اگر اپنی نسل کی، اپنی اولاد کی حقیقی عملی اصلاح کرنی ہے تا کہ آئندہ عملی اصلاح کا معیار بلند ہو تو ماں باپ کو اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھنی ہو گی اور اپنی دوستیاں ایسے لوگوں سے بنانے کی ضرورت ہو گی جو عملی لحاظ سے ٹھیک ہوں۔ تو بہر حال بچپن میں نقل کی بھی عادت ہوتی ہے اور ماحول کا اثر بھی ذہن میں بیٹھ جانے والا ہوتا ہے۔ اگر بچے کو نیک ماحول میں رکھ دیں گے تو نیک کام کرتا چلا جائے گا۔ اگر بُرے ماحول میں رکھ دیں گے تو بُرے کام کرتا چلا جائے گا اور بُرے کام کرنے والے کو جب بڑے ہو کر سمجھایا جائے گا کہ یہ بری چیز ہے اُسے مت کرو تو اُس وقت وہ اُن کے اختیار سے نکل چکا ہو گا۔ پھر ماں باپ کو شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے بگڑ گئے۔

(خطبہ جمعہ 13/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

پورب سے چلی پرنم پرنم بادِ رَوح و رَیحانِ وطن
اُڑتے اُڑتے پہنچے پھیّم سندر سندر مرغانِ وطن

برکھا برکھا یادیں اُمڈیں، طوفاں طوفاں جذبے اُٹھے
سینے پہ بلائیں برسانے، لپکے باد و بارانِ وطن

آ بیٹھ مسافر پاس ذرا، مجھے قصۂ اہلِ درد سنا
اُن اہلِ وفا کی بات بتا، ہیں جن سے خفا سکانِ وطن

اور اُن کی جان کے دشمن ہیں جو دیوانے ہیں جانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا، کس حال میں ہیں یارانِ وطن

سو بسم اللہ جو کوئے دار سے چل کر سوئے یار آئے
سر آنکھوں پر ہر راہ خدا کا مسافر، سو سو بار آئے

لیکن یہ سب کے نصیب کہاں، ہر ایک میں کب یہ طاقت ہے
کہ پیار کی پیاس بجھانے کو وہ سات سمندر پار آئے

میں اب سمجھا ہوں وہ کیفیت کیا ہوتی ہے جب دل کو
ہر دور افتادہ اُویس پہ لختِ جگر سے بڑھ کر پیار آئے

اِن مجبوروں کا حال بھلا کیا جانیں تن آسانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

تو جور و جفا کی نگری، صبر و وفا کے دیس سے آیا ہے
ہے تجھ پہ عیاں مرے پیاروں پر غیروں نے ستم جو ڈھایا ہے

آنکھوں میں رقم شکووں کی کتھا، آہوں میں بجھے نالوں کی صدا
کیا میرے نام یہی ہیں بتا جو تُو سندیسے لایا ہے؟

مرے محبوبوں پر صبح و مسا، پڑتی ہے کیسی کیسی بلا
مری رُوح پہ، برسوں بیت گئے اِن اندیشوں کا سایہ ہے

کیا ظلم و ستم رہ جائیں گے اب دُنیا میں پہچانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(کلام طاہر ایڈیشن 2004ء)

سید عمار احمد۔ جرمنی

سب گناہ شرک کی شاخیں ہیں

جب انسان متواتر گناہ اور برائی کرتا ہے تو اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر اس کی نیکی کی قوتیں آہستہ آہستہ کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور پھر وہ انسان برائیوں کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ گویا ایک برائی دوسری برائی کو کھینچتی ہے۔ گناہ دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو گناہ کی نفرت اس کے دل سے کم ہو جاتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے ہر قسم کی برائیوں اور گناہوں سے بچنے اور دُور رہنے کی تلقین کی ہے۔ ان میں سے صرف چند کا ذکر ان سطور میں کیا جاتا ہے۔

گناہ کی تعریف

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

اصل میں جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کو ماننے والے ہیں۔ ہم ان کے مذاق پر گفتگو کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے یا کسی نہ کسی پہلو سے اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مضر پڑنے والے تھے۔ ان کا نام بھی گناہ رکھا۔ گو بعض اوقات انسان ان کی مضرت کو نہ سمجھ سکتا ہو۔ مثلاً چوری کرنا اور دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کر کے ان کو نقصان پہنچایا۔ گویا خود اپنی پاک زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ زانی کا زنا کرنا اور دوسروں کے حق میں دست درازی کرنا اور خود اپنی فطرت کی پاکیزگی کو برباد کرنا اور طرح طرح کی مشکلات جسمانی، روحانی میں مبتلا ہونا ہے۔ اس طرح سے وہ امور بھی جو فطرت انسانی کی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف ہوں گناہ کہلاتے ہیں اور پھر ان امور کے لوازم قریبہ یا بعیدہ بھی گناہ کے ضمیمہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو سب سے زیادہ علم والا، انسان اور ذرہ ذرہ کا خالق حقیقی ہے اور وہ ان کے خواص کا بھی خالق اور دانا ہے۔ وہ اپنی کامل حکمت اور کامل علم سے ایک بات تجویز کرتا ہے کہ یہ تمہارے حق میں مضر ہے اس کا ارتکاب ہرگز ہرگز تمہارے حق میں مفید نہیں بلکہ سراسر مضر ہے تو انسان ہاں سلیم الفطرت انسان کا یہ کام نہیں کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 358-357 ایڈیشن 1984ء)

گناہ خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی سے پیدا ہوتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 36 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 106 ایڈیشن 1984ء)

گناہ ایک خطرناک زہر ہے

ایک موقع پر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہیں وہ گناہ کو حلوے کی طرح شیریں خیال کرتے ہیں۔ ان کو خبر نہیں کہ یہ زہر ہے کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہیں کھا سکتا۔ کوئی شخص بجلی کے نیچے نہیں کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہیں کھا سکتا اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہیں ہے۔ پھر کیوں کرتا ہے؟

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 62 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ جب یقین اور قطعی علم ہو کہ اس جگہ قدم رکھنا ہلاکت ہے یا ایک سوراخ جس میں کالا سانپ ہو اور یہ خود اسے دیکھ بھی لیوے تو کیا اس میں انگلی ڈال سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ غرض یہ فطرت انسانی میں ہی رکھا گیا ہے کہ جہاں اس کو ہلاکت کا یقین ہوتا ہے اس جگہ سے بچتا ہے اور پرہیز کرتا ہے۔ جب تک اس درجہ تک خدا تعالیٰ کی معرفت نہ ہو جاوے اور یہ یقین پیدا نہ ہو جاوے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے یا ایک خطرناک زہر ہے تب تک حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا گیا اور بغیر ایسے کامل یقین اور معرفت کے پھر ایمان بھی ادھورا ایمان ہے۔ وہ ایمان جس کا اعمال پر بھی اثر نہ ہو۔ یا جو ایمان امتحانی حالات میں ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے کس کام کا ایمان ہے اور اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 279 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لیے پڑا ہوا ہے، وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لیے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور ہے اس لیے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے، اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 414-413 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک سب گناہ دراصل شرک ہی کی شاخیں ہیں۔ گناہ کا مرتکب انسان اسی لئے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان اور توکل نہیں رکھتا۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 320)

ایک گناہ دوسرے گناہ کی جرأت دلاتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

گناہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی انسان کو جرأت دلاتا ہے اور اس سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ گناہ انسان کو مرغوب ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 270 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ گناہ کوئی مفرد چیز نہیں بلکہ وہ ایک بیج کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح ایک بیج درخت پیدا کر دیتا ہے اور پھر اس سے آگے اور درخت پیدا ہو جاتے ہیں اسی طرح ہر گناہ اپنے ظہور کے بعد اور گناہ پیدا کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 176)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم، باب الامر و النھی)

گناہ صغیرہ انسان کو گناہ کبیرہ کی طرف لے جاتے ہیں

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیے بلکہ صغیرہ ہی سے کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ ہی کا اصرار کبیرہ ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 56 ایڈیشن 2016ء)

پھر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہیے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ اس سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 138-137 ایڈیشن 2016ء)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو ان قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، ما جاء فی غسل البول)

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

انسان کے اندر دو قسم کے گناہ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن سے انسان خدا کی نافرمانی دیدہ و دانستہ کرتا ہے اور بے باکی سے گناہ کرتا ہے۔ ایسے لوگ مجرم کہلاتے ہیں۔ یعنی خدا سے ان کا بالکل قطع تعلق ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کے ہو جاتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو ہر چند بدی سے بچتے ہیں، مگر بعض دفعہ بسبب کمزوری کے کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 166 ایڈیشن 2016ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: کسی بھی لغو چیز کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں پھر بڑی بن جایا کرتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں مزید فرماتے ہیں:

ہر ایک اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کیا کیا لغویات اس میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر برائی لغو ہے یا ہر لغو حرکت یا بات گناہ ہے، اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے…

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو۔ ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الامر بالمعروف)

بعض گناہ باریک ہوتے ہیں اور انسان سمجھتا ہی نہیں

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ ہی نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 372-373 ایڈیشن 1984ء)

کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے (گناہوں) کا نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ رسول اللہ ﷺ سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے چلے گئے ہم نے سوچا کہ کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین امور یا تین چیزیں وہ ہیں جو تمام گناہوں کی جڑ ہیں۔ پس ان تینوں سے بچو اور ان تینوں سے ہوشیار رہو۔ دیکھو! تکبر سے بچو کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے اس بات پر انگیخت کیا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی فرمانبرداری سے انکار کر دیا اور حرص سے بچو کیونکہ یہ حرص اور لالچ ہی تھا جس نے آدم علیہ السلام کو درخت ممنوعہ کا پھل کھانے پر اکسایا اور حسد سے بچو کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک کو حسد نے ہی اس بات پر آمادہ کیا کہ اس نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا۔

(الترغیب والترھیب باب الکاف باب فی الترھیب)

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے۔ لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 281 ایڈیشن 1984ء)

پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بڑے بڑے گناہ کرنے والوں، لوگوں کے حق مارنے والوں، لوگوں پہ ظلم کرنے والوں، جھوٹ بولنے والوں، دھوکہ دینے والوں، لوگوں پر الزام تراشیاں کرنے والوں، بری مجلس میں بیٹھنے والوں کو ایک ہی زمرے میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کا پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کے دعوے کے بعد ہم میں کہیں کوئی برائی تو نہیں۔ یا ہم ایسی برائیاں کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے تو نہیں۔

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

گناہ دل کو ناپاک کر دیتا ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

ایک شخص اگر قطعاً کوئی گناہ نہ کرے۔ مگر اس کے دل میں گناہ اور برائی سے الفت ہو اور گناہ کے ذکر میں اسے لذت محسوس ہو تو وہ نیک اور پاک نہیں کہلائے گا۔ جب تک کہ اس کے دل میں بھی یہ بات نہ ہو کہ اسے گناہوں سے ملوث نہیں ہونا چاہیئے اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آجاتا ہے مگر گالی نہیں دیتے لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس اسلام میں پاکیزگی دل کی ہے۔ اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 653)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ)

حد اعتدال سے گزر جانا ہی گناہ کا موجب ہوتا ہے

ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

دراصل انسان کا حد اعتدال سے گزر جانا ہی گناہ کا موجب ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ بات پھر عادت میں داخل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 137 ایڈیشن 2016ء)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو اور خوبصورت لگے۔ آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے، یعنی خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرنے لگے، لوگوں کو ذلیل سمجھے، ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ)

مخفی گناہ ظاہر گناہ سے بدتر ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے۔ اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 280-281 ایڈیشن 1984ء)

گناہ کا علاج سچی توبہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۶﴾

(الشوریٰ: 26)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے۔

(تفسیر صغیر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

(الدر المنثور جلد 1 صفحہ 291)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التوبۃ)

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنے ہیں طلب مغفرت کرنا کہ یاالٰہی! ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بدنتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے اور اس کا اثر بھی لازمی ہے اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کے بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 338-339 ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اپنے رب سے استغفار کرو، پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہترین معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحب فضیلت کو اس کے شایان شان فضل عطا کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً مَیں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تو دیکھیں فرمایا کہ استغفار کرو اور جو استغفار نیک نیتی سے کی جائے، جو توبہ اس کے حضور جھکتے ہوئے کی جائے کہ اے اللہ! یہ دنیاوی گند، یہ معاشرے کے گند، ہر کونے پر پڑے ہیں۔ اگر تیرا فضل نہ ہو، اگر تو نے مجھے مغفرت کی چادر میں نہ ڈھانپا تو مَیں بھی ان میں گر جاؤں گا۔ مَیں اس گند میں گرنا نہیں چاہتا۔ میری پچھلی غلطیاں، کوتاہیاں معاف فرما، آئندہ کے لئے میری توبہ قبول فرما۔ تو جب اس طرح استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرتے ہوئے، توبہ قبول کرتے ہوئے، اپنی چادر میں ڈھانپ لے گا اور پھر اپنی جناب سے اپنی نعمتوں سے حصہ بھی دے گا۔ دنیا سمجھتی ہے کہ دنیا کے گند میں ہی پڑ کر یہ دنیاوی چیزیں ملتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو توبہ کرنے والے ہیں، جو استغفار کرنے والے ہیں، ان کو مَیں ہمیشہ کے لئے دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازتا رہوں گا۔ اُن کی زندگی میں بھی ان کے لئے اس دنیا کے دنیاوی سامان ہوں گے اور ان پر فضلوں کی بارش ہو گی اور اُن کے یہ استغفار اور اُن کے نیک عمل آئندہ زندگی میں بھی اُن کے کام آئیں گے اور یہی استغفار ہے جس سے شیطان کے تمام حربے فنا ہو جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ 20؍ مئی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حقیقی استغفار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اُن جذبات وخیالات سے بچنے کی دعا مانگی جائے جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں روک ہیں اور جب یہ معیار حاصل ہو جائے گا، یہ جذبات دبانے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی تو پھر تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ کی حالت پیدا ہو گی۔ وہ حالت پیدا ہو گی جب انسان پُرمستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر جب یہ حالت ہو تو بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی استغفار اور توبہ صرف الفاظ دہرا لینا یا منہ سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی اپنی حالت کی تبدیلی کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے۔ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے تو پھر انسان کے لئے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا ہے دینی اور دنیاوی فائدے ملتے ہیں۔ دنیا و آخرت کے فائدے اسی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد انسان بنتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 13؍ جنوری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

گناہوں سے بچنے کا طریق

ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے؟ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 52 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 16-17 ایڈیشن 1984ء)

نیکیاں بدیوں کو مغلوب کر لیتی ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۱۵﴾

(ہود: 115)

ترجمہ: اور (اے مخاطب!) تو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ (تعلیم اللہ کی) یاد رکھنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

(تفسیر صغیر)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے رہو۔ کسی گناہ کے سرزد ہوجانے کے بعد نیکی کرو کیونکہ نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی معاشرۃ الناس)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سورۃ ہود کی آیت 115 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اسلامی کفارات کیا ہیں۔ گناہوں کی سزائیں۔ گناہوں پر جرمانے اور گناہ کے پیچھے نیکی۔ کیا سچ ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو) قانون قدرت میں بھی دیکھو قانون قدرت کی خلاف ورزی سے سزائیں آتی ہیں تو اس خلاف ورزی کے بعد قانون کی متابعت اور خلاف ورزی کے نقصان پر کچھ خرچ ہی کرنا پڑتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 378)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضورؐ! پڑھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(بخاری کتاب المحاربین اذا اقر بالحد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

نیکوں میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ نماز کے نتیجہ میں تعلق باللہ اور اخروی فائدہ کے علاوہ اس دنیا میں بھی انسان کو جو نمایاں فائدہ پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں اور اس کے معاشرہ میں حسن پیدا ہونے لگ جاتا ہے اور بدیاں دور ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور یہ اٹل اور ازلی ابدی قانون قدرت ہے اس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے کہ حسنات سے برائیاں دور ہوتی ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 404 خطبہ جمعہ 5 جنوری 1983ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا خاص فضل اور رحم فرماتے ہوئے برائیوں اور گناہوں کے سرزد ہونے سے محفوظ رکھے اور بنی نوع انسان کو بھی توفیق دے کہ وہ گناہوں کے اندھیروں سے باہر نکلیں آمین۔

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ۔ ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

9/ ستمبر 2022ء

مؤرخہ 4/ ستمبر 2022ء بروز اتوار کو اٹلی کی نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا شرف نصیب ہوا جس کے لیے خواتین مسجد بیت التوحید Bologna San Pietro، میں جمع ہوئیں۔ دعا کے بعد تمام لجنہ ممبرات نے رپورٹس پیش کی اور مختلف سوالات کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی حاصل کی جس کی تفصیل ذیل میں ہے:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کو تبلیغ کے میدان میں اپنی کوششوں کو مزید بڑھانے کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’باقاعدہ comprehensive اور جامع پروگرام بنائیں۔ کس طرح ہم نے تبلیغ کرنی ہے، کیا کیا چیز چاہیے، لٹریچر کتنا چاہیے، کس کس طرح لٹریچر تقسیم کرنا ہے، کن لوگوں کو مذہب سے دلچسپی ہے، ان تک کس طرح پہنچنا ہے اور کس طرح ان کو بلانا ہے۔ اپنی واقف کار عورتوں سے سیمینار کریں۔ پرسنل رابطے پیدا کریں۔ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ گھر میں بیٹھ کر کھانے پکانے میں یا مردوں کی باتیں سننے میں نہ لگی رہا کریں۔ خود بھی باہر نکلیں۔ مردوں کو کہیں کہ ہمارا بھی وہی کام ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔ ٹھیک ہے تمہاری روٹی پانی کا انتظام ہم کر دیتے ہیں۔ وہ تو کریں گے ہی۔ بچے بھی پالنا ہمارا کام ہے۔ بچوں کی تربیت کرنا بھی ہمارا کام ہے لیکن اس کے ساتھ یہ تبلیغ کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ بہت بڑے کام ہیں۔ دیکھیں آج کل میں بعض دفعہ عورتوں کی، صحابیات کی مثالیں دے دیتا ہوں کہ وہ کیسے کیسے کام کر رہی تھیں تو وہ اسی لیے دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کے سامنے نمونے قائم ہو جائیں۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحبہ تربیت سے بات کرتے ہوئے نماز کی اہمیت کے بارے فرمایا:

’’نماز کی عادت ڈالیں۔ ہر ایک میں یہ تصور پیدا ہو جانا چاہیے کہ جس طرح انسان کی جسمانی زندگی ہے۔ وہ ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح روحانی زندگی میں نماز کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے جتنی مرضی نیکیاں کرنے والے ہوں، نیکیاں عارضی تو ہوتی ہیں موسمی نیکیاں ہوتی ہیں، کبھی ٹھنڈی ہوا چل گئی۔ کبھی ٹھنڈا موسم آ گیا۔ کبھی فرحت بخش موسم آ گیا۔ پھر وہی دوبارہ گرمی، ہوا بند۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر انسان بے چین ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تو فائدہ تبھی ہے جب مستقل مزاجی سے آپ کی جو لجنہ ہیں۔ وہ نمازیں پڑھنے والی ہوں۔ اپنے بچوں کی تربیت کریں اور ان کو نمازیں پڑھانے والی ہوں۔ لجنہ نے صرف خود نمازیں پڑھ لیں تو وہ کافی نہیں ہے جب تک کہ اپنی نسل کو بھی نمازوں کا عادی نہ بنا لیں۔‘‘

سیکرٹری صاحبہ نے بیان کیا کہ حضور ہماری 11 میں سے 9 مجالس باقاعدہ رپورٹس دیتی ہیں۔ جس میں سے 8 تو ہماری اردو بولنے والی مجالس ہیں اور ایک بنگلہ بولنے والی مجلس ہے۔ حضور یہ باقاعدہ رپورٹس دیتی ہیں۔ حضور جو کمی ہے وہ ہماری افریقن جماعت یا عرب جماعت سے ہے تو ان کی تربیت کے لیے ہم کیا کریں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ٹھیک ہے ان کو بھی اعتماد میں لیں۔ وہ بھی آپ لوگوں میں ہی کمی ہے۔ آپ لوگ صحیح طرح رابطہ نہیں رکھتے۔ نا آپ لوگ افریقنوں میں جا کر بیٹھتے ہیں نا آپ عربوں میں جا کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے نان اور حمس وغیرہ کھاتی رہیں اور وہاں افریقنوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے banku اور kenky اور smoked fish۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ چیزیں کھائیں تو ان کو پتا لگے گا کہ یہ ہم میں سے ہی ہیں۔ نا کوئی پاکستانی ہے نہ کوئی عرب، نہ کوئی غانین، افریقن، سب کو مل جل کر رہنا ہے۔ یہ بھی تربیت کا بہت بڑا کام ہے۔ ایک احمدی معاشرہ قائم کر دیں۔ ایک صحیح اسلامی معاشرہ قائم کر دیں۔ جس میں کوئی قوم نہیں ہے سب ایک ہیں، مسلمان ہیں اور احمدی مسلمان ہیں۔ تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ نمازوں کے ساتھ یہ بھی ایک چیلنج ہے جو آپ نے تربیت کا کرنا ہے کہ سب کو اکٹھا کریں اور ایک بنائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا جو مقصد ہے کہ دینِ واحد پر جمع کرنا۔ وہ ٹارگٹ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے ایک بن کر رہنا ہے اور جہاں کمی ہے وہاں جا کر پتا کریں کہ کیوں کمی ہے۔ اس کمی کی وجہ ہماری کمزوری ہے یا ان کی کمزوری ہے اور جس طرف بھی کمزوری ہے اسکو دور کرنا ہے۔ یہ بھی سیکرٹری تربیت کا اور جو آپ کی ہر مجلس میں متعلقہ سیکرٹری تربیت ہیں ان کا کام ہے۔‘‘

میرا سوال یہ ہے کہ کچھ ایسی لجنہ ہیں جو جماعت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی اور جب ہم ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو وہ ملنے سے بھی انکار کر دیتی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ ہماری کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’بات یہ ہے کہ آپ صرف جماعتی کام کے لیے ان سے رابطہ کرتی ہیں۔ اسی لیے کرتی ہیں نا کہ آج جماعت کا اجلاس ہو رہا ہے، جلسہ ہو رہا ہے، اجتماع ہو رہا ہے۔ اس لیے تم آ جاؤ یا تم چندہ دے دو یا فلاں مالی تحریک میں حصہ لو۔ ان سے جماعتی کام کے لیے رابطہ نہ کریں بلکہ پہلے ان سے ذاتی تعلق کے لیے رابطے کریں۔ جب آپ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا۔ تو ان کو پتا لگے گا کہ یہ صرف ہم سے چندہ لینے کے لیے ہی نہیں آ رہیں۔ آہستہ آہستہ پھر انہیں جماعتی تنظیم کا بتائیں۔ جو پاکستانی ہیں ان کو بھی تو آہستہ آہستہ جب تعلق پیدا ہو جائے گا۔ بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ تمہارے اندر تو کوئی ایسی خوبی تو نہیں تھی جس کی وجہ سے اٹلی کی حکومت نے تم کو یہاں رہنے کے لیے جگہ دی تم لوگ پاکستان سے اسائیلم لے کر یہاں آئے ہو۔ یا باہر کے ملکوں سے بھی، تم کمانے کے لیے آئے ہو تو اللہ نے جو فضل کیا ہے اس کا اظہار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیا کرو۔ تو آہستہ آہستہ ذاتی تعلق پیدا ہو گا۔ پھر باتیں سمجھانا بھی شروع کر دیں۔ ایک دم اگر آپ ان کو سمجھائیں گی تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ وہ پھر چِڑ بھی جاتی ہیں اور پھر چِڑ کر وہ آپ کو جواب دینے لگ جاتی ہیں۔ approach صحیح ہونی چاہیے۔‘‘

جس پر موصوفہ نے کہا: جی ان شاء اللہ۔

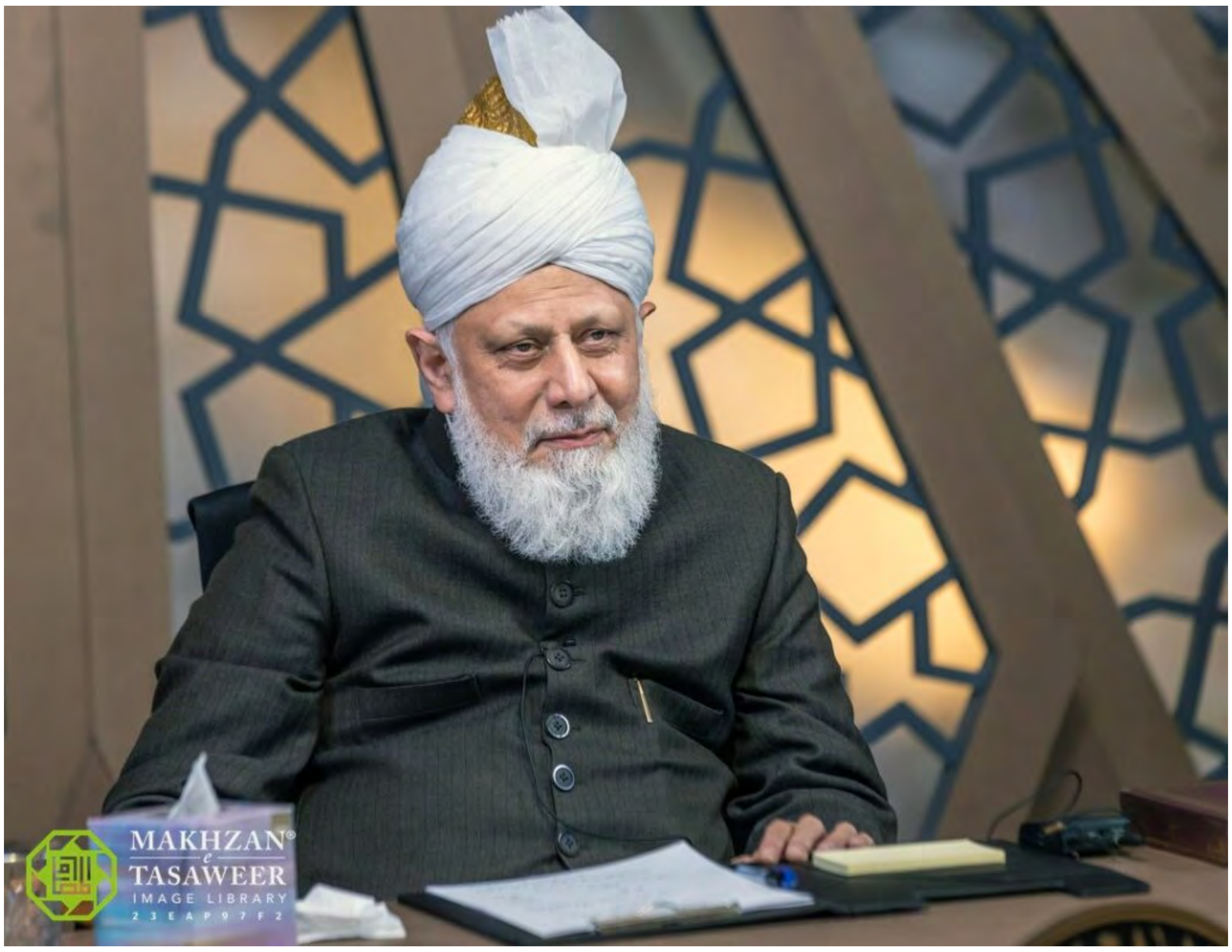

سوال: اکثر شوہر جماعتی کاموں میں یا تعلیمی کلاسز میں اپنی بیویوں کے ساتھ تعاون نہیں کرتے…

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ان کی اصلاح کریں۔ ان کی اصلاح کرنا بھی آپ کا ہی کام ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ اچھے شوہر بن جائیں اور جماعت کے اچھے مرد ممبر بنیں۔ ایک تو یہ کریں۔ تا کہ آئندہ نسل کو تو وہ سنبھال سکیں۔ ایک تو لمبے عرصے کی پلاننگ ہے۔ اگلی نسل کی تربیت کرنا عورتوں کا کام ہے۔ تا کہ وہ صحیح تعاون کرنے والے ہوں۔ دوسرے جو نہیں کرتے۔ عورتیں پھر دیکھیں کہ وہ چاہتے کیا ہیں، ان سے پوچھیں؟ اگر ان کو یہ شکوہ ہے‘‘ کہ تم سارا وقت جماعت کو دے دیتی ہو، لجنہ کے کام کرتی رہتی ہو، لجنہ کے نام پر سارا دن باہر رہتی ہو، میں گھر آؤں تو گھر خالی ہوتا ہے۔ میرے کھانے کا انتظام صحیح نہیں ہوتا۔ بچے صحیح تربیت حاصل نہیں کر رہے۔ بچوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔‘‘ تو پھر شوہر صحیح ہیں۔ اس لیے اپنے کام کو تقسیم کریں۔ دیکھیں، صحیح پلان کریں۔ کہ کس طرح ہم نے بچوں کا بھی حق ادا کرنا ہے، خاوندوں کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ گھر کو سنبھالنا ہے اور پھر جو وقت ہے وہ جماعتی کاموں میں لجنہ کو بھی دینا ہے۔ تو پوری پلاننگ کر کے کریں۔ سوچیں، سکیم بنائیں پھر لجنہ کی ممبرات جن کے خاوند ان کو کام نہیں کرنے دیتے ان سے کہیں کہ تم اس پر عمل کر کے دیکھو۔ شاید کامیابی ہو جائے۔ یہ تو ہر ایک کیس کے اوپر انفرادی طور پر ہر ایک کو الگ الگ فیصلہ کرنا ہوگا۔ لیکن یہ بہر حال دیکھنا ہوگا کہ عورت پر گھر کی ذمہ داری ہے، بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور خاوند کا خیال رکھنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ یہ نہیں ہے کہ خاوند کو کہہ دے کہ، میں لجنہ کے کام جا رہی ہوں، تم آج روٹی بنالینا۔ یہ نہیں ہوگا۔ پھر تو گھر میں لڑائیاں ہوں گی اور لڑائیوں سے ہم نے بچنا ہے۔ میں بالکل یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ گھروں میں لڑائیاں کریں اور فتنے پیدا کریں۔ عورتوں کو چاہیے کہ حکمت سے کام کریں اور سمجھانا چاہیں تو عورتیں سمجھا سکتی ہیں۔‘‘

جس پر موصوفہ نے کہا: جی ان شاء اللہ۔

سوال: خوش قسمتی سے کچھ لوگ جو پیدائشی احمدی ہیں مگر اس کے باوجود وہ دینی تعلیم کی کمی کا شکار ہیں اور یہ کمی ان کی اولادوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ تربیتی کوشش کے باوجود مثبت نتائج سامنے نہیں آرہے۔ پیارے حضور ایسے احمدی احباب کے لیے آپ کیا نصیحت فرمائیں گے کہ وہ اپنی نسلوں کو بچائیں اور دین اسلام کے مستقبل کے معماروں کی حفاظت کریں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ابھی جو سیکرٹری تربیت کو میں نے جو باتیں کہی ہیں اس پر عمل کریں۔ ایسی عورتیں ہیں جن کی دینی تربیت کمزور ہے۔ ان کی خود تربیت کریں اور ان کی لڑکیاں اور بچے جو ہیں ان کو ذیلی تنظیمیں سنبھالیں۔ بچوں کو سنبھالیں۔ لڑکوں کو خدام الاحمدیہ سنبھالے۔ لڑکیوں کو لجنہ سنبھالے، تربیت کرے۔ ان کی اپنے گھروں میں تربیت کریں۔ یہ تو ایک مستقل کرنے والا کام ہے۔ اس کی اہمیت بتائیں۔ تو آہستہ آہستہ کم از کم اگلی نسلیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ یہ اگر نہیں بھی تو اگلی نسلیں ٹھیک ہوں گی۔ لیکن اگر وہ دنیاداری میں پڑ گئے تو پھر ان سے کہیں کہ دنیاداری میں تو تباہی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہونا۔ آخر میں پھر روؤ گے۔ پیار سے، محبت سے، ذاتی تعلق پیدا کر کے، ذاتی رابطے کر کے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے۔ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔ ذاتی رابطے کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی لجنہ کی تھوڑی سی تعداد ہے تو ان کے ساتھ اگر ذاتی رابطے قائم کریں تو بڑے آرام سے ہو سکتے ہیں۔ ایسا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔ چھوٹی سی جماعت میں تو بہت کام ہو سکتے ہیں۔ بڑی جماعتیں ہوں جن کی ہزاروں کی تعداد ہو، وہاں تو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ آپ کی چھوٹی سی جماعت ہے۔ آپ کے ہاں تو تربیت کے جو بھی مسائل اُٹھتے ہیں ان کا فوری حل ہونا چاہیے۔ اگر آپ کا آپس میں ایکا ہے، محبت اور پیار ہے۔ جو عاملہ ممبرات ہیں یا دوسری پڑھی لکھی اور سمجھدار ہیں۔ ان میں (ایکا) پیدا کریں تو آہستہ آہستہ یہ بات باقیوں میں بھی پیدا ہوتی جائے گی۔ یہ جو سارے جماعتی کام ہیں، سختی سے نہیں ہو سکتے۔ ہمارے پاس فوج تو کوئی نہیں کہ سختی کریں۔ پیار اور محبت سے ہی ہونے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھی فرمایا تھا۔ قرآن کریم کا یہی حکم ہے۔ پیار اور محبت سے کام لو اور انہیں قریب لاؤ۔ تو یہ تمہارے قریب آجائیں گے۔ سختی کرو گے تو دور بھاگ جائیں گے۔‘‘

جس پر موصوفہ نے کہا: جی ان شاء اللہ۔

سوال: کچھ کووڈ کی وجہ سے اور کچھ موجودہ مالی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے زیر اثر بہت سے لوگ مالی کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور اقتصادی طور پر پریشانیاں اور بے چینیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ ایسے میں آپ ہمیں کیا نصیحت فرمائیں گے اور نوجوان نسل کو آپ ان حالات سے نمٹنے کے لیے کیا لائحہ عمل دیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’یہ تو ساری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اپنے اندر قناعت پیدا کرو۔ اگر قناعت پیدا ہو جائے تو جو فضول خرچیاں ہیں، غلط قسم کی خواہشات ہیں ان میں کمی آجاتی ہے۔ اب اگر ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے جو میک اپ کا سامان ہے وہ فلاں جگہ کا، مہنگا ترین، ہی لینا ہے یا میں نے کپڑے پہننے ہیں تو فلاں ڈیزائنر کے ہی کپڑے پہننے ہیں اور اس پر خرچ کرنا ہے، تو ظاہر ہے بے چینیاں پیدا ہوں گی۔ لیکن اگر قناعت ہے۔ تو پھر جو بھی ہے اس میں گزارہ کرنا ہے تو خود ہی احساس پیدا ہو جائے گا۔ دنیا میں ہر جگہ اب یہ گیس کی کمی ہونے والی ہے۔ fuel کی مہنگائی ہو گئی ہے اور مزید ہوگی اور اس میں کمی بھی ہوگی۔ تو اس سے قیمتوں میں باقی چیزوں پر بھی اثر ہوگا۔ یہ صرف احمدی عورتوں کا سوال نہیں ہے بلکہ یہ دنیا کے ہر شخص کا سوال ہے۔ تو اسی طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنا ہوگا۔ جو دین سے تعلق رکھنے والے ہیں تو وہ پھر دنیاوی لالچ میں نہیں ڈوبتے۔ آپ لوگوں نے تو دنیا کو گائیڈ کرنا ہے کہ بجائے اس کے کہ دنیا کے لالچ کے پیچھے پڑ کر ایک دوسرے کے حقوق کو مارو، حقوق غصب کرو، چوریاں کرو اور ڈاکے ڈالو یا قتل و غارت کرو یا ملک میں یا حکومتوں کے خلاف فساد پیدا کرو یا جلوس نکالو، اپنے اندر قناعت پیدا کرو اور کم سے کم خرچے میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ یہ احمدی اپنی تربیت اس طرح کر لیں گے تو باقی دنیا کی بھی تربیت کر سکیں گے۔ اس کے لیے تو ایک مستقل کوشش ہے۔ اپنے حالات کے مطابق وہاں ایک لائحہ عمل بنائیں۔ ایک عمومی لائحہ عمل تو میں کئی دفعہ دے چکا ہوں کہ قناعت پیدا کریں، اپنے دین سے تعلق پیدا کریں۔ تو جو دنیاوی خواہشات ہیں وہ کم ہو جاتی ہیں۔ ورنہ دنیاوی خواہشات تو کبھی کم ہو ہی نہیں سکتیں، بڑھتی چلی جائیں گی۔ یہ تو ایسی بیماری ہے جس طرح کھجلی کی، سکِن کی بیماری ہوتی ہے۔ انسان کھجلتا رہتا ہے اور اس کو مزا آتا رہتا ہے اور پھر اپنے آپ پر زخم ڈال لیتا ہے۔ یہ تو بالآخر پھر اپنے آپ کو زخمی کرنے والی بات ہو گی۔ اس لیے قناعت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نمازوں کی طرف توجہ کرو، تو خود ہی ساری چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ اللہ سے تعلق پیدا کر لیں، باقی بیماریاں خود ہی دور ہو جائیں گی۔‘‘

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ شادی کے بعد دیکھا جاتا ہے کہ یہاں اٹلی میں اکثر لڑکیاں تعلیم چھوڑ دیتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’پہلا کام تو لڑکیوں کا یہی ہوتا ہے کہ وہ گھر کو سنبھالیں۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ تعلیم چھوڑ دو۔ تو بہتر یہ ہے کہ گھر میں فساد سے بچنے کے لیے تعلیم چھوڑ دو اور اگر بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے اور اگر کسی پروفیشنل تعلیم میں ہے، کوئی عورت پڑھ رہی ہے۔ میڈیکل کر رہی ہے یا کچھ اور جس سے دنیا کو فائدہ ہو رہا ہو تو بچوں کی پیدائش کے دوران خاوند سے اجازت لے کر اس تعلیم کو بعد میں بھی جاری رکھ سکتی ہے۔ یا شادی سے پہلے ایک معاہدہ کر لے کہ میں یہ تعلیم پڑھ رہی ہوں اس کو میں نے پڑھنا ہے۔ اس پروفیشن میں میں نے جانا ہے تو مجھے شادی کے بعد بھی پڑھنے کی اجازت ہو گی۔ تو پھر گھروں میں فساد نہیں ہوتا۔ جھگڑے نہیں ہوتے۔ لیکن پہلی بات یہی ہے کہ اگر بچے ہوں تو بچوں کی طرف توجہ کرو۔ میں نے کئی عورتیں دیکھی ہیں، احمدی عورتیں ہیں۔ بچے بھی پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی تعلیم بھی جاری رکھی ہے۔ بچوں کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی بن گئیں۔ تو کچھ عرصہ ان کو بریک لینا پڑا۔ لیکن اپنی تعلیم جاری رکھی اور اگر خاوند بالکل ناپسند کریں اور پہلے معاہدہ بھی نہیں ہوا تو پھر یہی ہے کہ گھروں کو سنبھالو اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔‘‘

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

11/ اکتوبر 2022ء بروز منگل

قسط 16

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

غانا کی سفیر کی ملاقات اور غانا کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے حضور کی تجاویز

• پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں امریکہ میں غانا کی سفیر حاجیہ عالمہ Mahama صاحبہ حضور انور سے ملاقات کے لیے آئی ہوئی تھیں۔

ان کے ساتھ اس ملاقات میں فنانس آفیسر Ayishetu Shani صاحبہ اور کونسلر آفیسر Amidu Mohammed Karande صاحب شامل تھے۔

حضور انور نے غانا کے مختلف علاقوں میں اپنے قیام کے بارے میں بتایا اور فرمایا کہ جب 1970ء اور 1980ء کی دہائی میں میرا وہاں قیام تھا اس وقت سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی حالت وہاں اچھی نہ تھی۔ کیا اب اس میں بہتری آئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر سیاستدانوں کو احساس ہو جائے کہ انہیں اپنی قوم اور اپنے لوگوں کی خدمت کرنی ہے تو حالات بہتر ہوں گے۔

حضور انور نے سفیر سے فرمایا کہ آپ یہاں امریکہ میں بھی ملک کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں۔

غانا کی مسجد اور اقتصادی صورتحال کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ غانا کو سرمایہ داروں کو راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ غانا میں Potential موجود ہے۔ اسے صرف Potential کے تمام راستوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

• حضور انور نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ غانا ترقی کرسکتا ہے اور پورے افریقہ میں سرکردہ ملک بن سکتا ہے۔ آپ کو اپنی سڑکوں کو بہتر بنا کر انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا چاہیے۔ آپ کا ملک ایک زرعی ملک ہے، کسانوں کی پیداوار مارکیٹ میں آنی چاہیے۔ اس کے لیے آپ کو سڑکوں اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میں غانا کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں غانا سے محبت کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ یہ افریقہ کے بہترین ممالک میں شمار ہو۔

• سفیر صاحبہ نے بتایا کہ اس کی حضور انور سے سال 2008ء میں غانا میں ملاقات ہوئی تھی جب حضور صد سالہ خلافت جوبلی کے لیے غانا تشریف لائے تھے۔

حضور انور نے غانا کے لئے اپنی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے بعض مخصوص طریقوں کا ذکر فرمایا: حضور انور نے فرمایا آپ کو غانا کے شمالی علاقہ جات میں شیا بٹر (Shea Butter) کی کاشت کرنی چاہیے۔ آپ اس سے صابن اور تیل بنا سکتے ہیں۔ یہ آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا تو میں آپ کو دکھا سکتا تھا کہ اس کو کیسے کرنا ہے۔

شیابٹر (Shea Butter) ایک آمدنی پیدا کرنے والی فصل ہے۔ لوگ اسے مغرب میں پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنی زمین کاشت کریں اور سرمایہ کاروں سے کہیں کہ وہاں شیا بٹر لگائیں۔ پرانی روایتی فصلوں کو چھوڑیں۔ عام طور پر آپ چاول وغیرہ اگاتے ہیں وہ آپ کے لیے فائدہ مند نہیں ہوں گے۔ آپ کو صرف سرمایہ کاری، مشینری اور شیا بٹر کی نئی اقسام کی ضرورت ہے جو پہلے ہی تیار ہو چکی ہیں۔

• حضور انور کے استفسار پر فنانس آفیسر نے بتایا کہ اس کا اپنا فارم ایک ہزار ایکڑ کا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پانچ فیصد ایکڑ شیا بٹر (Shea Butter) کاشت کرنے کے لیے استعمال کرو۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ ایسا کریں گی تو جب میں اگلی بار غانا آؤں گا تو میں ذاتی طور پر اس فارم کا بھی وزٹ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: غانا کو پوری دنیا کے لیے ایک سرکردہ برآمد کرنے والا ملک ہونا چاہئے اور اسے مغرب پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ آپ خود دوسرے ممالک سے مدد لینے والے ہوں بلکہ دوسرے غریب ممالک کی مدد کرنے والے بن جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ میرا مشورہ اپنے ملک کے صدر تک پہنچائیں ان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچائیں کہ میری خواہش ہے کہ ان کے دور میں غانا افریقہ کا امیر ترین ملک بن جائے۔ اس پر سفیر محترمہ نے کہا کہ وہ چاہتی ہیں کہ غانا حضور انور کے مشورہ پر عمل کرے۔ حضور انور نے غانا کی زرعی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے جو مشورہ دیا ہے وہ ہمارے لیے ایک حقیقی اعزاز ہے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے سفیر صاحبہ کو قرآن کریم اپنے دستخطوں کے ساتھ دیا۔ سفیر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں غانا کا روایتی سکارف سوینئر کے طور پر تحفے میں دیا اور حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں سفیر صاحبہ نے حضور کی خدمت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کروانے کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے دعا کروائی۔

فیملیز ملاقاتیں اور ان کے تاثرات

• یہ ملاقات گیارہ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

• آج صبح کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 151 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والے یہ احباب اور فیملیز مقامی جماعت Mary Land کے علاوہ دیگر پندرہ جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے۔ جن میں

Long Island, New York, Central Jersey, Brooklyn, Baltimore, North Virgina, Lehigh Valley, Dallas, Dayton, Connecticut & Charlotte

شامل تھے۔

• ان میں سے بعض احباب اور فیملیز لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں Cleve land سے آنے والے 362 میل، Charlotte سے آنے والے 422 میل اور Dayton سے آنے والے 479 میل کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے جبکہ ڈیلس (Dallas) سے آنے والے 1342 میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ آج بھی ملاقات کرنے والوں میں سے بہت سے احباب اور فیملیز ایسی تھیں کہ ان کی زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

• ایک دوست سیّد عمران احمد جو کہ سنٹرل جرسی سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری حضور انور سے کبھی بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ بس میں تو حضور انور کے پُرنور چہرہ کو دیکھتا رہا۔ حضور نے ہماری بچیوں کے لئے دعا کی۔

• ایک دوست ہبۃ اللہ واہلہ صاحب جو کہ جماعت میری لینڈ سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج کی ملاقات ہمارے لئے ایک انتہائی غیر معمولی تھی۔ میرے دل میں خواہش تھی کے حضور میرے ساتھ پنجابی میں بات کریں لیکن میں نے ظاہر نہیں کیا۔ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور میرے ساتھ خود ہی پنجابی میں بولنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے تو میرے بتائے بغیر ہی میری خواہش پوری کر دی۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو ملاقات سے پہلے منع کیا تھا کہ تم حضور کے بالکل قریب نہ جانا، کچھ فاصلے پر رہنا ہے۔ حضور نے میرے بیٹے سے خود فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ اور فوٹو لے لو خود اپنے پاس کھڑا کر لیا۔ جب ہم باہر جانے لگے تو حضور نے دونوں بچوں کو واپس بلایا اور فرمایا تم دونوں پڑھتے ہو تو قلم بھی لے لو۔ یہ ملاقات ہمیں ساری زندگی یاد رہے گی۔

• مدثر نذر چیمہ صاحب جماعت بالٹی مور سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم نے ملاقات کی سعادت پائی۔ میں نے آج تک پوری زندگی میں حضور انور جیسا پُرنور چہرہ اور شفیق انسان نہیں دیکھا۔ مجھے تو ایسا لگا کہ ایک طرف سے مردہ جسم اندر گیا تو دوسری طرف سے روحانی زندگی مل گئی۔ یہ دو تین منٹ میری ساری زندگی کے سب سے اچھے لمحات تھے۔ ان کی اہلیہ تو رونے لگ گئی تھیں اور کہنے لگیں کہ حضور کی شخصیت میں تو انسان کھو جاتا ہے ایک دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے میں تو بیان ہی نہیں کر سکتی۔

• ایک دوست قیوم ناصر صاحب جو بالٹی مور (Baltimore) جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری تو ملاقات ابھی نہیں ہونی تھی۔ مجھے آج ہی پتہ چلا ہے کہ میری ملاقات ہے۔ میں تو پوری رات اور آج صبح خدمت خلق کی ڈیوٹی کرتا رہا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو گیا تھا۔ فون

کرتے رہے لیکن میں سونے کی وجہ سے فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ آخر کسی نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے مسجد لے آئے۔ میں بہت ہی خوش قسمت اور خوش نصیب ہوں کہ میری پیارے آقا سے ملاقات ہوگئی۔ خدائی تقدیر ہی تھی کہ ڈھونڈنے والوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔

• ایک دوست ناصر احمد صاحب جماعت ڈیٹن (Dayton) سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میری بیوی ایک انڈونیشین نومبائعہ ہے۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور سے ملاقات ایک خواب لگتا ہے۔ مجھے اتنی خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ مجھے تو میری کئی مہینوں کی دعا کا پھل ملا ہے۔ میں گزشتہ کئی مہینوں سے دعا کر رہی تھی کہ اللہ ہماری خلیفۂ وقت سے ملاقات کروا دے۔ آج اللہ نے ہماری دعا سن لی۔

انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کی رپورٹ

• یہ ملاقاتیں ایک بج کے دس منٹ پر ختم ہوئیں۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نائب امیر امریکہ اور میر عمر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کی پروگریس رپورٹ پیش کی۔ یہ ہاؤسنگ کمپلیکس مسجد بیت الرحمن سے پچاس میل کے فاصلے پر واقع Joppa Town میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کمپلیکس میں دو ہزار پانچ سو مربع فٹ سے لے کر تین ہزار مربع فٹ کے 48 گھر تعمیر کیے گئے ہیں اور قریباً دس ہزار مربع فٹ رقبے پر مشتمل ایک کمیونٹی سنٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سینٹر میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا ہال بھی بنایا گیا ہے۔

• حضور انور نے قبل ازیں سال 2018ء میں اس پراجیکٹ کا دورہ فرمایا تھا اور اس موقع پر تفصیلاً ہدایات دی تھیں۔ ان تمام ہدایات کے مطابق کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ ڈاکٹر فہیم قریشی صاحب نے اس موقع پر مکرم خرم بشیر صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ موصوف نے اس پروجیکٹ پر بے حد خدمت کی توفیق پائی ہے۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

• بعد ازاں ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقات اور سوالات کے جوابات

• پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں مرد احباب کی حضور کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔

• اس ملاقات میں 225 احباب شامل ہوئے۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی تھی جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔

• حضور انور نے ازراہ شفقت ان احباب کو بات کرنے کا موقع عطا فرمایا:

حضور انور نے فرمایا: جس نے بات کرنی ہے، کچھ کہنا ہے باری باری ہاتھ کھڑا کریں اور بات کرتے جائیں۔

• ایک نوجوان عثمان حیدر صاحب ربوہ سے آئے تھے۔ کہنے لگے یہاں تین سال سے اسائلم کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کو صبر کرنا پڑے گا ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ جاب کر رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔

• ایک دوست احتشام الحسن صاحب ربوہ سے آئے تھے جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے بھائی، عزیز تو جرمنی میں بھی ہیں، یو کے میں بھی ہیں، آئرلینڈ میں بھی ہیں۔ موصوف نے کہا کہ میں ربوہ میں ایف ایس سی کر رہا تھا اب ادھر آ گیا ہوں۔ میری کامیابی کے لیے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک دوست سری لنکا سے آئے تھے کہنے لگے ہمارے کیسز ریجیکٹ ہو چکے تھے۔ حضور کی ہدایت پر جماعت نے ہمارے لیے بہت کوشش کی۔ اب ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہاں جو حالات خراب ہوئے تھے اس سے پہلے نکل آئے تھے؟ اس نے عرض کیا کہ ہم پہلے آ گئے تھے۔

• ایک نوجوان نے عرض کی کہ میں 24 سال کا ہوں شادی کر کے آیا ہوں۔ ہائی اسکول کا ڈپلومہ کر رہا ہوں پھر آگے مزید پڑھنا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

• ایک دوست نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے وہاڑی سے آیا ہوں آج یہاں صرف حضور کا دیدار کرنے آیا ہوں۔

• ایک بزرگ نے ہاتھ میں مائیک پکڑا اور عرض کیا کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا مجھے حضور صحیح طرح نظر نہیں آ رہے تھے تو میں نے مائیک صرف اس لئے پکڑا ہے کہ کھڑا ہو کر حضور کا دیدار کروں ورنہ میرا کوئی سوال، درخواست نہیں ہے۔

• ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا بیٹا گیارہ سال سے ملائیشیا میں ہے اس کے لیے دعا کریں خدا تعالیٰ اس کی مشکلات دور فرمائے اور ہمارے ملنے کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک نوجوان نے اپنی پڑھائی کا بتا کر مزید تعلیمی فیلڈ کے لیے رہنمائی چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن کرو اور دنیا کے کام آؤ۔

- ایک دوست نے عرض کیا کہ سری لنکا سے آیا ہوں۔ یہاں کام بھی کر رہا ہوں۔ حضور انور نے اس نوجوان کو ہدایت فرمائی کہ شادی کرواؤ۔

• ایک دوست نے بتایا کہ سری لنکا میں آٹھ سال رہ کر آیا ہوں حالات کافی خراب رہے ہیں۔ بڑی مشکلات سے گزرے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب اس طرح سفر پر نکلتے ہیں تو مشکلات تو آتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اب آپ یہاں پہنچ گئے ہیں ہمیشہ اپنے دین کو مقدم کرنے کا عہد کرو۔ خدا تعالیٰ فضل فرماتا رہے گا۔ عبادت کا حق ادا کرو یہ نہ ہو کہ امریکہ آئے ہو تو دنیا میں ڈوب جاؤ۔

• ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں سری لنکا سے آیا ہوں۔ حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی کرواؤ اور ہمیشہ اللہ کو یاد کرو۔

• ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں برما سے آیا ہوں یہاں رفیوجی کیس کیا ہے۔ وہاں پر لیکچرار تھا اب یہاں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ بیوی بچے میرے ساتھ ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں اپنے یہاں قیام کے حوالہ سے بات کی تو حضور انور نے فرمایا اب آپ نے یہاں رہنا ہے یا واپس جانا ہے۔ فرمایا پاؤں جمالو۔ جاب کی آفر ہوئی ہے تو قبول کرلو اور یہاں رہو۔

• ایک بزرگ نے عرض کیا کہ پاکستان سے آیا ہوں۔ میری نظر گرتی جارہی ہے، میرا دایاں گھٹنا خراب ہے کام نہیں کرتا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کی عمر کیا ہے انہوں نے عرض کیا 92 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو گھٹنے خراب ہی ہونے ہیں۔

• ملاقات کرنے والے یہ احباب میری لینڈ کی مقامی جماعت کے علاوہ مختلف 27 جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے ان میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئے تھے۔

Miami سے آنے والے پہلے 1056 میل، لاس اینجلس سے آنے والے 2670 میل اور Silicon Valley سے آنے والے افراد 2845 میل کا سفر طے کرکے اپنے پیارے کی ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

• ملاقات کے بعد ایک دوست اطہر احمد نوید صاحب جو نارتھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے اب مجھے اور کیا چاہیے اللہ تعالیٰ نے مجھے ملاقات کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ میں اللہ سے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگ سکتا۔

تاثرات

• ایک دوست فرحان صاحب نے بتایا کہ جیسے ہی حضور تشریف فرما ہوئے تو دل کی ساری ٹینشن دور ہوگئی اور مجھے تو اپنے سانس کی بھی آواز نہیں آ رہی تھی۔ میرے دل کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کر دی۔ میرے لیے تو کچھ بہت بڑا ہوا۔

• نعیم احمد صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں تو حضور کو ہی دیکھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا۔ میری حضور سے ملنے کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کر دی۔

• تقی احمد باجوہ صاحب جو جماعت Harris Burg سے آئے تھے کہنے لگے میرے بیٹے کی عمر 2 سال ہے مجھے اس کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ دعا کے لیے کہا۔ لیکن جب مجھے مائیک ملا تو حضور کا جلال اتنا تھا کہ مجھ سے بات نہ ہوسکی۔

• ایک دوست محمد اظہر طاہر ساؤتھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ حضور کے چہرہ مبارک پر بہت نور تھا جسے دیکھ کر انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ میں نے فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

• ضیاء الرحمٰن صاحب جماعت HarrisBurg سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں تھوڑا اونچا سنتا ہوں آواز زیادہ نہیں آئی۔ لیکن میں سارا وقت حضور کو دیکھتا رہا۔ میں اپنے جذبات و احساسات بتا نہیں سکتا۔ بیان سے باہر ہے۔

• ایک صاحب ناصر سمیع صاحب نارتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور کے سامنے ایسا تھا جیسے مجلس عرفان ہو رہی ہو۔ حضور انور کا اتنا فرمانا کہ خدا تعالیٰ فضل کرے ہمارے لئے یہی کافی ہوتا ہے اس سے دل کو بہت تسلی ہوتی ہے۔

• ایک نوجوان احتشام الحسن صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ حضور انور سے ملنے کی بہت خواہش تھی۔ حضور خواب میں دو دفعہ آچکے ہیں۔ میرے والد صاحب نے بھی خواب میں حضور انور کو دیکھا۔ آج میں ملاقات میں حضور کا چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں نے حضور کو اپنی انگوٹھی بھی دی، حضور نے اپنی انگوٹھی سے مس کر کے دی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں۔

• پیر معین الدین شاہ صاحب فلاڈیلفیا جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس علاقے کے پیر ہو۔ میں نے عرض کیا صوفی احمد جان صاحب کے خاندان سے ہوں اور مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ میرے ایک عزیز رشتے دار جو حال ہی میں امریکہ آئے ہیں وہ بھی اس اجتماعی ملاقات میں شامل تھے۔حضور انور نے ہی مجھے اس عزیز کا بتایا کہ وہ بھی یہاں ہیں۔ یہ حضور انور کی برکت ہے کہ نہ صرف حضور سے میری پہلی ملاقات ہوئی بلکہ اپنے عزیز رشتے دار سے بھی میں پہلی دفعہ ملا۔

• مرد احباب کے ساتھ یہ گروپ ملاقات 6 بج کر 45منٹ تک جاری رہی۔

خواتین کی اجتماعی ملاقات میں سوالات کے جوابات

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں لجنہ کے گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجتماعی طور پر شرف ملاقات پایا۔

• اس ملاقات میں مجموعی طور پر 245 خواتین اور بچیاں شامل تھیں جو امریکہ کی مختلف 28 جماعتوں سے آئی تھیں۔

• حضور انور نے فرمایا وہ خواتین جو کوئی سوال کرنا چاہتی ہیں یا کچھ کہنا چاہتی ہیں اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر خواتین نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ اکثر خواتین نے اپنا تعارف کروایا اور اپنی فیملی ہسٹری کا ذکر کیا بعض خواتین نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔بعض طالبات نے اپنی پڑھائی کے حوالے سے حضور سے رہنمائی کی درخواست کی ان میں Health care، قانون، زراعت اور میڈیکل کی طالبات شامل تھیں۔

• بعض خواتین جو ملاقات میں شامل تھیں اور ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی انہوں نے حضور انور سے دعا کی اور نصیحت کی درخواست کی۔

• بعض خواتین نے اپنی بیٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے رشتوں کے حوالے سے دعا کی درخواست کی۔

بعض خواتین نے اپنے خوابوں کے بارے میں بیان کیا۔جس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو باقاعدگی سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔

• خواتین کے گروپ کی یہ ملاقات 7 بج کر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

نو مبائعین کی ملاقات

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائعین کے گروپ نے حضور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

• اس گروپ میں 15لجنہ ممبران تھیں اور تیس سے زائد مرد احباب تھے۔خواتین ایک علیحدہ حصہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں اسکرین لگائی گئی تھی۔

• نو مبائعین سے میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عبد اللہ ڈبا صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

• حضور انور کے سامنے دائیں طرف خواتین بیٹھی تھیں۔ نو مبائع

خواتین نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ ایک نو مبائع خاتون مراکش سے تھیں انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کے خاوند ایم ٹی اے العربیہ کو دیکھنے کی وجہ سے بیعت کی طرف مائل ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے پوری فیملی احمدیت قبول کر چکی ہے۔

• مرد احباب نے بھی باری باری اپنا تعارف کروایا اور اپنے حالات بھی بیان کیے۔ ان نو مبائعین میں سے بعض ایسے افریقن امریکن بھی تھے جن کے آباؤ اجداد احمدی تھے لیکن یہ نوجوان جماعت سے دور ہٹ گئے تھے۔ اب جماعت کے دوبارہ رابطہ اور کوشش کے نتیجہ میں ان کی یہ اولاد بیعت کر کے واپس آ گئی ہے۔

گیمبیا سے ایک نو مبائع تھے ان کے نام کے ساتھ چام (Cham) آتا تھا۔حضور انور نے فرمایا کہ گیمبیا میں ہمارے ایک مربی چام صاحب بھی ہیں۔کیا آپ ان کے رشتے داروں میں سے ہیں۔تو اس پر اس نو مبائع نے کہا کہ یہ میرے رشتہ دار ہیں۔

• ان نو مبائعین میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کو بیعت کرنے کے بعد ان کی فیملی کی طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ یہاں تک کہ بعضوں کی فیملی نے ان کو چھوڑ دیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے پوچھا کے بیعت کے بعد وہ اپنے خاندان کی طرف سے کن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک نو مبائع نے بیان کیا کہ جب اس کی فیملی کو علم ہوا کہ میں نے بیعت کر لی ہے اور میں اب احمدی ہو چکا ہوں تو پوری فیملی نے شہر کو ہی چھوڑ دیا اور قطع تعلق کر لیا۔ لیکن میں احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہوں۔

• ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔جس پر حضور انور نے فرمایا آپ صبر سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تسلی مانگیں۔ پھر جب آپ کا دل پوری طرح مطمئن ہو تو آپ بیعت کریں۔

• Baltimore سے ایک نو مبائع دوست Nacho صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ ان کا Food Truck Business ہے اور اس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کی ہے۔حضور انور نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔

• ایک پندرہ سالہ نوجوان نے احمدیت سے پہلے کی زندگی کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل مطمئن نہیں تھا۔جس پر حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے مطمئن فرمائے۔

• نو مبائعین کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ سب سورہ فاتحہ سیکھیں اور نماز میں پڑھیں۔ یہ پڑھنی ضروری ہے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھیں اس کے معنی کا آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔

• ایک نوجوان جن کے والد صاحب احمدی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد صاحب کی دعا تھی کے ان کے سب بچے احمدی ہو جائیں لیکن ابھی تک صرف وہ اکیلے ہی ہیں جنھوں نے احمدیت قبول کرنے کا شرف پایا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا باپ کی دعا صرف ایک بچے کے لیے کام آئی۔ پھر حضور نے ان کو دعا دی۔

• ایک دوست Christopher R Meyer آف Orlando نے حضور انور کی خدمت میں ہاتھ پر بیعت کرنے کی درخواست کی۔حضور انور نے ازراہ شفقت یہ درخواست منظور فرمائی اور اگلے دن بیعت کے انتظام کے لئے فرمایا۔

• ایک دوست جن کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والدین احمدی تھے لیکن یہ خود مذہب سے دور ہی رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے خواب دیکھا۔جس کے بعد وہ نیویارک کی ایک مسجد کے پاس سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ اس مسجد پر احمدیہ مسلم جماعت لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد 2018ء سے 2020ء تک یہ باقاعدگی کے ساتھ اس مسجد میں جمعہ کے لیے آتے رہے۔ بالآخر ان کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اس کے بعد وہ جماعت کے اکثر پروگرام میں شامل ہوتے رہے۔ آج ان کی حضور سے ملاقات کی خواہش پوری ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ مربی احتشام الحق کوثر صاحب نے میرے ساتھ بڑا وقت لگا کر بڑے صبر و تحمل کے ساتھ نہ صرف احمدیت کی تعلیم سکھائی بلکہ اپنے اعمال سے میرے لیے ہدایت کا موجب بنے۔

• آخر پر ایک خاتون نے اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کا نام ان کے اصل نام کی مناسبت سے لئیقہ رکھا۔

• آٹھ بج کر دس منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

• 8 بج کر 35 منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

علامہ ایچ۔ ایم۔ طارق

ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کا عبرتناک انجام اور ’’فتح عظیم‘‘ تک کا سفر

الہامات حضرت مسیح موعودؑ بابت ڈوئی کی روشنی میں

’’ہے کوئی جو خدائے وہاب کی طرف سے آنے والی اس فتح عظیم کو دیکھے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

قسط 2۔ آخری

مقام محمود (یعنی تعریف وعزت کی جگہ)

ڈاکٹر ڈوئی کے الہامات کے سلسلہ میں ایک الہام مؤرخہ 9؍ اپریل 1906ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو یہ ہوا کہ اراد اللّٰہ ان یبعثک مقاما محمودا (ضمیمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 702) یعنی اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے۔

(تذکرہ صفحہ 521)

حضورؑ نے خود مقام محمود کے معنے ایسے مقام عزت و فتح کے کیے ہیں جس میں تعریف کی جائے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو واقعہ ہلاکت ڈاکٹر ڈوئی کے بعد یہ مقام محمود حاصل ہوا اور اس وقت تک دستیاب عالمی 32 اخبارات نے آپ کی فتح کے نقارے بجائے۔

23؍ جون 1907ء کے دی سنڈے ہیرلڈ بوسٹن نے حضرت مسیح موعودؑ کے تعارف کے بعد آپ کا دعویٰ اور ڈوئی کو دیئے گئے چیلنج کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ یہ شہ سرخی لگائی: ’’عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون، سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تئیس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد، الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہوگئی۔‘‘

(دورۂ امریکہ 2022ء قسط 5 رپورٹ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ماخوذ از الفضل آن لائن)

مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب میں اس نشان ڈوئی کی تکمیل پر حضور انور کے تاریخی خطاب کے بارہ میں بھی مقام محمود کا یہ مضمون حضرت مسیح موعودؑ کے برحق خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے بارے میں بھی جاری ہوا اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر آپ کے حق میں غیروں اور خود عیسائی حضرات نے جو تاثرات بیان کیے، ان سے یہ بات خوب عیاں ہے۔

غیروں کے تعریفی کلمات اور شاندار تاثرات

زائن شہر کے میئر Billy McKinney صاحب جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

’’میں یہاں 1962ء سے مقیم ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ پروگرام زائن شہر اور جماعت احمدیہ کے لیے ایک تاریخی پروگرام ہے۔ حضور سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سے مل کر مجھے چپ لگ گئی ہو، مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہوں۔ آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس کمیونٹی میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ آئندہ بھی ہم امید کرتے ہیں باہمی تعلقات کو بڑھاتے ہوئے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ شہر کے عین وسط میں مسجد کا ہونا بھی ایک عمدہ احساس ہے۔‘‘

امریکن نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالہ سے مضمون بعنوان ’’زائن کی مسجد کی بنیاد دو نبیوں کے درمیان ایک صدی پرانا مباہلہ ہے‘‘ بھی شائع کیا جو کہ اس کے ٹاپ دس اہم ترین مضامین میں شامل تھا۔ اور یہ امریکہ کے 200 اخبارات میں پرنٹ اور 176 آن لائن اخبارات میں شائع ہوا۔ اس میڈیا آؤٹ لیٹ کی ویب سائٹ کے مطابق تقریباً دنیا کی آدھی آبادی اس کے قارئین ہیں۔ یہ مضمون مجموعی طور پر دنیا کے 13 ممالک کے 412 آؤٹ لیٹس اور اخبارات میں شائع ہوا بشمول واشنگٹن پوسٹ، اے بی سی نیوز، ٹورنٹو اسٹار، دی ہل اور بہت سے دوسرے مشہور اخبارات ہیں...زائن اور ڈیلس میں تقاریب کے موقع پر خطابات گیمبیا اور سیرالیون، نیروبی، گال ٹی وی پر لائیو نشر ہوئے اور اس کو لکھوکھا افراد نے دیکھا۔‘‘

John D.Eidelburg لیک کاؤنٹی کے شیرف بیان کرتے ہیں کہ:

’’یہاں آکر حضور کو دیکھنا ان سے ملنا، ان سے بات کرنا اور مختلف راہنماؤں کو سننا میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ یہاں آنا میرے لیے باعث فخر ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی جماعت کے ساتھ خوبصورت لمحات گزارنے کا موقع دیا۔ حضور نے باہمی تعلقات اور آپس میں کام کرنے کے بارہ میں بات کی، میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر سننا میرے لیے قابل فخر تھا۔ آپ کی تقریر خیالات کو روشن کرنے والی تھی۔‘‘

Craig Constantine صاحب جو کہ رائس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں بیان کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں، باہمی احترام، تحمل، عزت نفس کا خیال رکھنا، یہ سب بنیادی

چیزیں ہیں اور ہمارے دل سے آتی ہیں اور اس سے دل و دماغ کی روحانی بیداری ہوتی ہے۔

زائن کے سابق کمشنر Amos Monk صاحب، بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں یہ آجکل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل، انصاف، خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ نفرت ختم کر دیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔ میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہیے۔ دنیا کے مسائل کا یہی حل ہے۔

Rabbi Melinda Solma صاحب (جو نیو یارک Tanenbaum Center of Inter-Religious Understanding سے تعلق رکھتے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمیشہ کی طرح بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت عمدہ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہے۔ ان تعلیمات کا عملی نمونہ دکھانا، سب کے لیے دروازے کھلے رکھنا، امن کے قیام کے لیے کام کرنا، ہر ایک کا بطور انسان احترام کرنا۔ یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔

ایک لوکل آرکیٹیکٹ Kelvin Cox صاحب جنہوں نے مسجد کا نقشہ، ڈیزائن اور تعمیر میں کام کیا ہے، کہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ عمارت ہے اور یہاں پر حضور کی موجودگی، یہ احساس میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور نے جو خدا تعالیٰ کا پیغام دیا کہ دنیا اور سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں، صرف امن اور پیار کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ بہت عمدہ پیغام تھا اور یہی ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔

ایک مہمان Jennifer Smith صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک ماٹو محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں، کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل روح ہے۔

رائس یونیورسٹی کے پروفیسر Craig Considine صاحب نے مباہلہ کے بارہ میں حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور کی موجودگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہوا اور یہ کہ حضور کا پیغام سب کو سننا چاہیے۔

(ماخوذ از رپورٹ دورۂ امریکہ 2022ء)

نشان ڈوئی کے بعد سلامتی اور کامیابی کی بشارات

ڈاکٹر ڈوئی کے الہامات کے سلسلہ میں ایک الہام 27/ ستمبر 1906ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو یہ ہوا تھا:

اے مظفر! تجھ پر سلام کہ خدا نے تیری دعا سن لی۔ میری نشانیاں ظاہر ہوگئیں اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بے شک ان کے واسطے فتح ہے۔''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، الاستفتاء اردو ترجمہ صفحہ 175)

اسی طرح مورخہ 7/ فروری 1907ء کو یہ الہام بھی ہوا کہ ''ایک اور عید ہے جس میں تو ایک فتح عظیم پائے گا۔''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، الاستفتاء اردو ترجمہ صفحہ 175)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں یہ بشارات نشان ڈوئی کے ظہور پر پوری ہوئیں۔ اس نشان مباہلہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کو جو برکات عطا ہوئیں اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

''اور رہی میری ذات کی بات تو مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا اور اس نے اتمام حجت کے لیے بہت سے نشانات دکھائے اور نیکو کاروں کی ایک بہت بڑی فوج میری طرف کھینچ لایا اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر میرے پاس لے آیا اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لیے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں میں شمار نہیں سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، الاستفتاء اردو ترجمہ صفحہ 171)

اسی طرح اس نشان کی تکمیل کے موقع پر بھی مسجد فتح عظیم کی اختتامی تقریب کا سفر خیر و خوبی سے ہمکنار ہوا ہے۔ فالحمدللہ اور اس موقع پر جہاں ڈوئی کے بد انجام اور ناکامی و نامرادی کا نشان روشن تر ہو کر اور کھل کر ظاہر ہوگیا۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے الہام حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق اپنی جماعت کو افتتاح مسجد فتح عظیم کے خطبہ جمعہ میں آئندہ فتوحات کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کے جماعت کی ترقی کے بے شمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا اور دکھا رہا ہے۔''

اسی طرح مسجد فتح عظیم زائن کے افتتاحی خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی عظیم الشان فتح کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

''اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کا کام روک دیا گیا تھا؟... پس حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ حاصل ہونیوالی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 30/ ستمبر 2022ء)

پس خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں حاصل ہونے والی یہ فتح عظیم کی تکمیل جو دراصل حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دور سے جڑی ہوئی ہے۔ اور یہ چمکتا ہوا عظیم نشان اپنی ذات میں حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی خلافت برحق کی صداقت پر دال ہے۔ تاہم یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ نشان ڈوئی کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو وہ آیت بھی الہام ہوئی جو شق قمر کے معجزہ پر نازل ہوئی تھی کہ لوگ اس نشان کو دیکھ کر اعراض کرتے ہوئے اسے ایک جادو کا سلسلہ قرار دیں گے۔

آج بھی اگر کوئی ایسا منفی ردّ عمل دکھاتا ہے تو یہ بھی اس الہام کی صداقت کی دلیل ہوگی بہرحال احباب جماعت کو بہت مبارک ہو کہ ہم حضرت بانی سلسلہ کی پیشگوئیاں اور الہامات اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نشان پر اللہ کا شکر یہ ادا کریں اور آئندہ اپنی ذمہ داریاں سمجھتے اور ادا کرتے ہوئے جہاں عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں وہاں دعوت الی اللہ کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں تا کہ اس نشان کے بعد کی برکات اور کامیابیوں اور حضرت مسیح موعودؑ کو دی گئی دیگر بشارات کے جلد تر وارث ہوں اور ساری دنیا میں وقت کے امام کا پیغام پہنچے اور وہ نور احمدیت سے منور ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ثناء اللہ قمر۔ ملائیشیا سے یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:

خاکسار کی نانی جان محترمہ امۃ النصیر بیوہ چوہدری صوفی عنایت اللہ صاحب (مرحوم) مؤرخہ 11/ نومبر بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

آپ نہایت ملنسار، بچوں سے شفقت کا سلوک کرنے والی اور سفید پوش لوگوں کا بھرم رکھنے والی خاتون تھیں۔ لجنہ کے مقامی اور مرکزی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور ہمیشہ ڈیوٹیز میں پیش پیش رہتی تھیں۔ قیام مرکز کے بعد ابتدائی دور کے ایک حلقہ میں کافی سال بطور صدر لجنہ خدمات سرانجام دیں۔ خلیفۂ وقت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ جمعۃ المبارک کے روز خطبہ سننے کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔ لمبا عرصہ خدمت خلق کی ڈیوٹیز بھی سرانجام دیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

رپورٹ: زبیر خلیل خان ڈائریکٹر برائے بلکان ممالک ہیومینٹی فرسٹ جرمنی

Mala Sriena

دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ جب ان پر کوئی ابتلا آتا ہے تو بجائے اس کے وہ شکستہ دل ہو کر زندگی سے ہی مایوس ہو جائیں وہ اس ابتلا کو ایک چیلنج سمجھ کر نہ صرف اس کو قبول کرتے ہیں بلکہ کوشش کر کے اس ابتلا سے کامیابی سے نکلتے ہیں اور اس میں سے خیر کے پہلو بھی نکال لیتے ہیں۔ بوزنیا کے شہر زاوی ڈونیسا کی رہنے والی مسلم خاتون محترمہ آڈیسا موھا وچ بھی انہی افراد میں سے ہیں جنہوں ایک ابتلا میں مبتلا ہو جانے کے بعد اس کو چیلنج کے طور پر قبول کیا اور پھر اپنی اس کاوش میں نہ صرف اپنی فیملی بلکہ کئی دوسری فیملیز کے لیے بھی خیر کے پہلو کو نکال لیا۔

ان کے تین بچے ہیں۔سب سے چھوٹے بیٹے میں انہوں نے کچھ غیر معمولی نفسیاتی بیماری کی علامات دیکھیں۔ اپنے شہر اور پھر دیگر بڑے

شہروں میں واقع ہسپتالوں اور سرکاری محکموں کے پاس گئیں لیکن ان کو کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ بجائے مایوس ہونے کے انہوں نے اپنی جیسی ایک ماں جس کا بچہ بھی کچھ ایسی ہی بیماری کا شکار تھا اس کے ساتھ مل کر اس بیماری کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور دونوں خواتین نے اپنے بچوں کا علاج شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ ان کی اس کاوش کی خبریں شہر میں پھیلنے لگیں۔ یو ایس ایڈ اور دیگر رفاہی اداروں نے آ کر ان سے ملاقات کی اور ان کے جذبہ کی لگن اور خلوص کو سراہا اور مدد دینی شروع کر دی۔ اسی طرح کے کچھ اور بچے بھی ان کے پاس آنے لگے۔سب بچوں کے والدین اور شہری انتظامیہ کی مدد سے ایک مناسب جگہ کا بندوبست ہوگیا۔ یو ایس ایڈ اور دیگر محکموں اور تنظیموں کے تعاون سے مالی مدد بھی ملنی شروع ہوگئی اور ہیومینٹی فرسٹ نے بھی بعض معاملات میں مدد دینی شروع کر دی۔ان کا اپنا بچہ چند سالوں میں صحت یاب ہوگیا اور اب اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے اسی طرح کے دیگر بچے بھی صحت یاب ہو کر معاشرہ کا مفید وجود بن چکے ہیں۔ محترمہ موصوفہ نے اپنے بچے کی مکمل صحت یابی کے بعد انسانی بہبود کی اس کاوش کو خدا حافظ کہنے کی بجائے اس انسانی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا اور اب پچھلے دس سالوں سے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

اس وقت ان کے پاس موزوں مرکز ہے جہاں مختلف قسم کی تھراپیز کا جدید سامان نصب ہے۔ آٹھ اسپیشلسٹ تھراپسٹ ان کے سنٹر میں کل وقتی خدمات بجالا رہی ہیں اور اس وقت زیر علاج بچوں کی تعداد نوے سے اوپر ہے جس میں چھ ماہ سے لے کر سولہ سترہ سال کے بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ ہفتہ میں پانچ دن صبح آٹھ بجے سے لے کر شام چار بجے تک بچے ان کے سنٹر میں آتے ہیں اور علاج کے مختلف پراسیسز سے گزرتے ہیں۔ اکتوبر کے آخری عشرہ میں ان کے سنٹر کو ہیٹنگ سسٹم کے چلانے کے لیے ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے جلانے والے میٹیریل کی شکل میں مدد مہیا کی گئی جو بوسنیا کے ہیومینٹی فرسٹ کے ڈائریکٹر مکرمی حفیظ الرحمان صاحب نے خود جا کر دی۔ اس موقع پر ان سے بات چیت بھی ہوئی۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ ان کا جذبہ ابھی بھی تازہ اور آتشی ہے اور وہ اپنے ملک بوسنیا کے اس قسم کے بیمار بچوں کی خدمت کے لیے ہمہ تن تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالتا رہے۔ آمین۔

کسی حوالے سے قبل بعض الفاظ لکھنا

بعض دوست و خواتین اپنے مضامین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات سے مزین کرتے وقت ارشاد سے قبل اس کے تسلسل میں ،اور، پھر، پس، مگر، لیکن، کیونکہ وغیرہ کے الفاظ سے ارشاد کا آغاز کرتے ہیں۔ یہ الفاظ تو بطور لاحقہ کے استعمال ہوتے ہیں سابقہ مضمون کے تسلسل میں۔ چونکہ آپ ایک ایسا ارشاد پیش کرنے جا رہے ہیں جس کا تعلق آپ کی اپنی تحریر سے ہے اور سابقہ مضمون سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اس لیے ان زائد الفاظ کو حذف کر دیا کریں۔ نیز بمعہ لکھنا غلط العام ہے۔ مع کافی ہے با کے معنی بھی مع کے ہی ہوتے ہیں۔ کان اللہ معہ

ایڈیٹر الفضل آن لائن

رپورٹ: جاوید رحیم۔ نمائندہ الفضل آن لائن سری لنکا

عشرہ تحریک جدید جماعت احمدیہ سری لنکا

امسال ماہ اکتوبر 7 تاریخ سے لے کر 16 تاریخ تک سری لنکا جماعت کی 5 شاخوں میں عشرہ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت ہدایات کی ماتحت منایا گیا۔ الحمد للہ۔

اس پروگرام کو اجاگر کرنے کیلئے سری لنکا کی 5 جماعتوں (Colombo, Negombo, Pasyala, Puttlam Polonnaruwa) کے مقامی صدران کرام، عاملہ ممبران اور مربیان کرام نے بھرپور کوشش کی ہے۔ ملک کی اقتصادی حالت خراب ہونے

کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری جماعت نے ہر ممکن اس عشرہ کو کامیاب بنانے کیلئے مدد فراہم کی۔

عشرہ تحریک جدید کے دوران ان 5 جماعتوں نے مختلف پیرایوں میں دینی پروگرام کا انتظام کیا اور 5 جماعتوں میں مقیم صدران اور اُن کے ماتحت کام کرنے والے، مربیان کرام اور ذیلی تنظیموں کے صدران نے تاخیر نہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پروگرام کو علمی جامہ پہنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر مبنی نیشنل جماعت کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ اُس کمیٹی کی طرف سے 10 دنوں کیلئے مختلف پروگرامز مقرر کئے گئے۔ خاص طور پر مؤرخہ 7 اور 14/ اکتوبر 2022ء دونوں جمعہ کے دن حضور انور کے تحریک جدید مالی قربانی کی اہمیت کے تعلق میں ہونے والے خطبات کو پڑھا گیا۔ افراد جماعت کو تحریک جدید مالی قربانی کے برکات اور اُس کی اہمیت کے

پیش نظر مردوزن حضرات کیلئے الگ الگ تاریخوں میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تحریک جدید مالی چندہ وعدہ جات کے مطابق وصولی کے لئے جماعتی افراد سے ملاقاتیں ہوئیں۔ عشرہ کے دنوں میں Eastern Province کے احمدی احباب کو بھی وزٹ کیا گیا۔

تحریک جدید کے حوالہ سے نیگمبو اور پسیالہ جماعت میں ایک Documentary بھی دکھائی گئی۔ اُس کے علاوہ روزنامہ تحریک جدید کے حوالہ سے واٹس ایپ کے ذریعہ پوسٹ فرمان حضرت مصلح موعودؓ بزبان سنگہالیز، تامل اور انگریزی میں بنا کر Share کرتے رہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

دعائے نعم البدل

• مکرم شاہد احمد چیمہ مربی سلسلہ یہ اطلاع بھجواتے ہیں:

مؤرخہ 2/ نومبر 2022ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹے عزیزم نائل احمد چیمہ واقف نو سے نوازا۔عزیزم صرف دو دن بعد مؤرخہ 4/ نومبر کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔قارئین الفضل سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ غم کی اس گھڑی میں ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی جناب سے نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

دعا کا تحفہ

تلاوت قرآن کریم کی دعائیں

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر کی چھت پر نماز پڑھ رہا تھا جب اُس نے سورۃ قیامۃ کی آخری آیت پڑھی اَلَیۡسَ ذَالِكَ بِقَادِرٍعَلیٰ اَنۡ یُّحۡیِیَ الۡمَوۡتٰی تو اُس نے کہا سُبۡحَانَكَ۔ اے اللہ! تو پاک ہے اور پھر رو پڑا۔ استفسار پر اُس نے وضاحت کی کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس طرح کہتے سنا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 85)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

فقہی کارنر

مسلمان وہ جو قرآن و سنت سے باہر نہ جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیوں مسلمان کہلاتا ہے۔مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے، حضرت محمد ﷺ نبی ہیں، قرآن کتابِ آسمانی ہے۔ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ان سے باہر نہ جاؤں گا۔ نہ عقیدہ میں نہ عبادت میں، نہ عمل درآمد میں۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر رہی ہوگا۔ اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھیں کہ آج کل گدی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہیں کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نہ کیا۔ اس وقت طوافِ قبر، کنجریوں کے جلسے اور مختلف طریقے ذکر جن میں سے ایک ارّہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تھا کہ اس نے تمام باتیں کتاب میں نہ لکھ دیں۔ نہ رسول کو بتلائیں۔ جو رسول ﷺ کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑیگا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہیے۔

کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجُز اس قانون کے جو مقرر ہے اِدھر اُدھر بالکل نہ جاوے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بناوے۔

بعض پیرزادے چوڑیاں پہنتے ہیں۔مہندی لگاتے ہیں۔ لال کپڑے ہمیشہ رکھتے ہیں۔سدا سہاگن ان کا نام ہوتا ہے۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ آنحضرت ﷺ تو مرد تھے۔ اس کو مرد سے عورت بننے کی کیا ضرورت پڑی؟

ہمارا اُصول آنحضرت ﷺ کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سُنت کے سوا نہیں۔ کس شئے نے ان کو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتیں گھڑلیں۔ بجائے قرآن کے کافیاں پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دل قرآن سے کھٹا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا اور کتاب پر اگر نہیں چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا۔

(البدر 13/ مارچ 1903ء صفحہ 59)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

ذہنی مایوسی اور ذہنی بے چینی کی وجہ اور اس کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا: Depression اور Anxiety (ذہنی مایوسی اور ذہنی بے چینی) کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ دنیاوی اشیاء کے حصول میں بہت زیادہ لگے رہتے ہیں۔ لوگوں کی خواہشات کی ترجیحات بدل گئی ہیں بجائے اس کے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب کے حصول میں کوشاں ہوں لوگ دنیاوی اشیاء کے حصول میں لگے رہتے ہیں اور یہی اس depression اور anxiety کی وجہ ہے۔ جب انسان کی خواہشات پوری نہ ہوں اور اسے وہ سب کچھ نہیں ملتا جو اس کا دل چاہتا ہے تو پھر انسان مایوس اور دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہی مایوسی انسان کو بے چینی کی حالت کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ یعنی اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کو یاد کرے۔

(This week with Huzur 5 November 2021)

مرسلہ: ابو اثمار اٹھوال

طلوع وغروب آفتاب

22/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:16	17:37
مدینہ منورہ		05:21	17:33
قادیان		05:38	17:26
ربوہ		05:17	17:06
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:02	16:07